جناب حافظ نذر احمد صاحب
پرنسپل شبلی کالج لاہور!

پاکستان میں غیر مسلموں کی تبلیغی سرگرمیاں

پوری قوم کیلئے لمحۂ فکریہ

غیر مسلم کس محتاط اور مؤثر طریقے سے پاکستان میں تبلیغی سرگرمیاں تیز کئے ہوئے ہیں اور ان کی سرگرمیوں میں روز بروز کس طرح اضافہ ہو رہا ہے۔ محترم حافظ نذر احمد صاحب نے نہایت محنت اور جستجو سے اعداد و شمار جمع کر کے ایک تفصیلی جائزہ پیش فرمایا ہے۔ جو اہل علم و فضل کی توجہ کے لئے پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

الحمد للہ ملک عزیز پاکستان ایک نظریاتی اسلامی جمہوری ریاست ہے۔ جیسا کہ آئین پاکستان ۷۳ء کے ابتدائیہ میں مرقوم ہے۔ "تمام کائنات پر اللہ قادر مطلق کی حاکمیت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین کردہ اختیار کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ان کا استعمال کرنا پاکستانی عوام کی ایک مقدس امانت ہے" "منشاء یہ ہے کہ وہ ایسا نظام قائم کریں جس میں وہ انفرادی اور اجتماعی شعبہ ہائے حیات میں اپنی زندگی ان اسلامی تعلیمات اور اقدار کے مطابق ڈھالیں جو قرآن کریم اور سنت میں موجود ہیں" (دستور پاکستان ابتدائیہ)

اسی طرح آئین پاکستان ۱۹۷۳ء کے بنیادی حقوق (FUNDAMENTAL RIGHTS) کی پہلی شق میں کہا گیا ہے "پاکستان ایک وفاقی جمہوریہ ہوگا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ دوسری شق میں کہا گیا ہے اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہوگا" (دستور پاکستان ابتدائیہ)

حکمت عملی کے اصولوں (PRINCIPLES OF POLICY) میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے۔

"مسلمانان پاکستان کی زندگیوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے اقدامات کئے جائیں گے اور مواقع بہم پہنچائے جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں" (دستور پاکستان ابتدائیہ)

ہمیں پاکستان کے ایک نظریاتی اسلامی جمہوری ریاست ہونے پر فخر ہے خصوصاً اس لئے کہ وہ دنیا کی

دوسری نظریاتی مملکتوں کی طرح عصبیت، نسل پرستی یا تنگ نظری میں گرفتار نہیں۔

برطانیہ عظمیٰ مسیحی مملکت ہے۔ شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کے سرکاری القاب کا جزو ہیں (DEFANDER - OF THE FAITH) "محافظ مذہب" لیکن عملاً صرف محافظ کیتھولک، اس لئے کہ شہنشاہ یا ملکہ معظمہ چرچ آف انگلینڈ کے معتقدات سے سرمو انحراف نہیں کرسکتے اس کی کم از کم سزا تخت و تاج سے دست برداری ہے۔

سوشلسٹ روس اور اس کی دوسری ذیلی ریاستوں میں کسی دوسرے نظریہ کی بات کرنے یا مذہب کی تشہیر کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

اس کے برعکس نظریاتی مملکت جمہوریہ پاکستان میں اقلیتیں مکمل شہری حقوق رکھتی ہیں۔ ہمارے ہاں اقلیتوں کی کیفیت کیا ہے؟ مختصر جواب یہ ہے۔

۱۔ پاکستان کی اقلیتیں | اسلامی جمہوریہ پاکستان کی کل آبادی ۸۴۲۵۴۴۴ ہے اس میں غالب اکثریت مسلم آبادی کی ہے جو ۸۱۴۵۰۵۷ کی تعداد میں ہے یعنی کل آبادی کا ۹۶ اعشاریہ ۶۷ فیصد، گویا غیر مسلم اقلیتیں صرف ۳۴ اعشاریہ ۳۳ فیصد ہیں۔ (۲۸۰۳۵۸۷)

پاکستان کی بڑی اقلیتیں تین ہیں | الف۔ مسیحی۔ ان کی مجموعی آبادی ۱۳۱۰۴۲۶ ہے دکل آبادی کا صرف ایک اعشاریہ ۵۶ فیصد)

ب۔ ہندو۔ پورے ملک میں ان کی تعداد ۱۲۷۶۱۱۶ ہے دکل آبادی کا صرف ایک اعشاریہ ۵۱ فیصد)

ج۔ احمدی (قادیانی ولاہوری) ان کی کل آبادی ۱۰۴۲۴۴ ہے دکل آبادی کا صرف اعشاریہ ۱۲ فیصد

پاکستانی اقلیتوں کے حقوق | اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۷۳ء کے ابتدائیہ میں کہا گیا ہے:۔

"ایسا انتظام قائم کیا جائے جس میں اقلیتوں کے لئے اس امر کی گنجائش پیدا کی جائے کہ وہ آزادی سے اپنے مذہب کی پیروی کریں۔ مذہبی فرائض پر عمل کریں اور اپنی ثقافت کی نشوونما کرسکیں۔

بنیادی حقوق (FUNDAMENTAL RIGHTS) کے باب میں اس کی یوں وضاحت کی گئی ہے۔

"ہر شخص کو قانون، امن عامہ، اور اخلاقی حدود کے اندر رہتے ہوئے کسی بھی مذہب پر کاربند رہنے کا اور اس کی ترویج کا حق حاصل ہوگا۔ اس طرح ہر مذہبی فرقہ کو اپنی عبادت گاہیں بنانے اور ان کی حفاظت کا حق حاصل ہوگا"۔
(آئین پاکستان۔ ابتدائیہ)

یہ دفعات محض کاغذی کارروائی نہیں بلکہ پاکستان کی پوری چالیس سالہ تاریخ شاہد عادل ہے کہ پاکستان نے ہمیشہ اپنی اقلیتوں کو پورا پورا آئینی تحفظ دیا ہے جب کہ ہمسایہ ملک بھارت جو لادینی ریاست ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے وہاں ایک ہفتہ میں جتنے فرقہ وارانہ فسادات کا اوسط ہے۔ بفضلہ تعالیٰ پاکستان کی پوری تاریخ میں اس قدر فرقہ

وارانہ فسادات نہیں ہوئے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کا اعتراف اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سب کو ہے۔

ہم اس پس منظر میں پاکستان کے غیر مسلم مشنریوں کی جانب سے ذرائع ابلاغ کے کردار کا جائزہ لیں گے۔

ہندو اقلیت اور ذرائع ابلاغ عامہ ہندو ملک کی ایک بڑی اقلیت ہے ان کی کل آبادی ۱۲۷۶۱۱۶ ہے جو ملک کی مجموعی آبادی کا صرف ایک اعشاریہ ۵۱ فیصد ہے۔

۱۔ ریڈیو پاکستان لاہور اتنی چھوٹی اقلیت کے لئے ان کے مذہبی تہواروں پر سال میں چار بار ان کے مخصوص پروگرام نشر کرتا ہے:۔

تقریب	دورانیہ
۱۔ جنم اشٹمی	۲۰ منٹ
۲۔ دسہرا	۱۰ منٹ
۳۔ بالمیک جی کا جنم دن	۱۰ منٹ
۴۔ دیوالی	۱۰ منٹ

یہ امر پیشِ نظر رہے کہ صوبہ پنجاب میں ہندو آبادی نہ ہونے کے برابر ہے۔ یعنی پنجاب کی کل آبادی ۴۷۲۹۲۴۴۱ میں ہندو آبادی صرف ۲۹۲۶۸ ہے۔

اس وقت صوبہ پنجاب میں ہندوؤں کا اپنا کوئی اخبار یا رسالہ نہیں۔ جناب حکم چند کی زیر ادارت راولپنڈی سے ماہنامہ "بسنت" شائع ہوتا تھا مگر ان کی وفات کے بعد یہ ماہنامہ شائع نہ ہو سکا۔

۲۔ صوبہ سندھ میں ہندو آبادی ۱۲۲۱۹۶۱ ہے جو اس صوبہ کی آبادی کا ایک اعشاریہ ۴۵ فیصد ہے۔

ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے ہندو اقلیت کے لئے ان کے تہواروں پر مندرجہ ذیل خصوصی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔

تقریب	دورانیہ
۱۔ دسہرہ	۳۰ منٹ
۲۔ دیوالی	۳۰ منٹ
۳۔ ہولی	۳۰ منٹ

۳۔ صوبہ سندھ سے بھی کسی "مشنری ہندو جریدہ" کی اشاعت کا سراغ نہیں ملا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ہندو مذہب اور خود ہندو قوم (کم از کم پاکستان میں) بطور ایک مشنری معروف کا نہیں۔ ہندو تنظیموں یا کسی ہندو ادیب کی زیر ادارت انفرادی طور پر شائع ہونے والے جرائد کی فہرست جو اپنے محدود وسائل کے ذریعہ ہم حاصل کر سکتے ہیں حسب ذیل ہے۔

ہندو اقلیت کی طرف سے شائع ہونے والے جرائد

نمبرشمار	جریدہ	مقامِ اشاعت	اشاعت		کیفیت
۱	سر سوتی	حیدرآباد	ماھنامہ		ھندو سوشل ریفارم جریدہ
۲	سدھار پتریکا	"	"	"	ھندو خواتین کا تعلیمی و اصلاحی رسالہ
۳	تندرستی	"	"	"	صحت، حفظان صحت
۴	سندھ سبوک	"	"	"	سیاسی و سماجی
۵	پریم	"	"	"	تعلیمی و اخلاقی
۶	سرتاج	"	"	"	فلمی رسالہ
۷	ناول	"	"	"	جاسوسی و طلسمی کہانیاں
۸	جاسوسی ناول	"	"	"	" "
۹	نوجوان	جیکب آباد	ہفت روزہ	"	خبر نامہ
۱۰	آشا	کراچی	ماھنامہ	"	فسانہ اور کہانیاں قسط وار
۱۱	چتر کار	"	پندرہ روزہ		فلمی خبریں اور کہانیاں

۴۔ مندرجہ ذیل ادارے سلسلہ وار کتابیں اور رسائل شائع کر رہے ہیں۔

۱۔ پریم پبلی کیشنز، کندھ کوٹ۔ ماہانہ کہانیوں کا سلسلہ

۲۔ نیشنل پبلی کیشن میرپور بٹھورو۔ ماہانہ کہانیوں کا سلسلہ

۳۔ ملہار کتابی سلسلہ، حیدرآباد۔ ماہانہ فلمی کہانیوں کا سلسلہ

۵۔ ہندو اقلیت کے ذرائع ابلاغ سیاسی انتشار کے علاوہ (جو اس مقالہ کا موضوع نہیں) ایک گھمبیر ثقافتی انتشار کا ذریعہ ضرور ہیں۔

کراچی، حیدرآباد اور اس کے گرد و نواح سے بندھن۔ سندور۔ بندیا اور مہندی کی ہندوانہ رسوم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح شادی بیاہ کے غیر اسلامی رسم و رواج مثلاً دولہا دلہن کے پاؤں پر ہندوانہ پوجا پاٹ کی طرح تیل چھڑکنا۔ دلہن سے "پالاگن" کی رسم ادا کرانا (ساس کے گھٹنوں کو ہاتھ لگوانا) وغیرہ۔ روزمرہ کی زبان و ادب میں خصوصاً راگ اور گیتوں میں ہندی الفاظ اور ہندوانہ افکار کا استعمال۔ ہندو تہذیب اور ہندوستان کے ریڈیو "آکاش وانی" نیز بھارت کے ٹیلی ویژن "دوردرشن" کا نتیجہ ہیں۔

۳۔ احمدی (قادیانی، لاہوری) اور ذرائع ابلاغ | یہ پاکستان کی ایک چھوٹی سی، لیکن اپنے مقاصد کے حصول کے لئے فعال مشنری اقلیت ہے۔ پاکستان کی ۸۴۲۵۳۶۴۴ آبادی میں ان کی تعداد صرف ۱۰۴۲۴۴ یعنی کل آبادی کا صرف اعشاریہ ۱۲ فیصد۔

قادیانی جماعت کا مرکز ربوہ اور لاہوری جماعت کا مرکز لاہور ہے۔ گویا دونوں کے مرکز پنجاب میں ہیں۔ نتیجہ صوبہ پنجاب میں ان کی تعداد زیادہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پنجاب میں ان کی تعداد ۴۹۶۳۴ ہے۔ صوبہ سندھ میں زرعی زمینوں کا خاطر خواہ رقبہ ان کی ملکیت میں ہے۔

۱۔ جرائد | قادیانیوں کے درج ذیل ہفتہ وار اور ماہوار جاری ہونے والے جرائد و رسائل ان کی تبلیغی سرگرمیوں میں مؤثر کردار ادا کر رہے ہیں۔

الف۔ قادیانی جماعت

۱۔ تحریک جدید (ماہنامہ) ربوہ۔ ۲۔ مصباح (ماہنامہ) ربوہ۔ ۳۔ خالد (ماہنامہ) ربوہ۔ ۴۔ تشحیذ الاذہان ماہنامہ ربوہ۔ ۵۔ انصار اللہ (ماہنامہ ربوہ)۔ ۶۔ البشریٰ (ماہنامہ) ربوہ۔ (عربی، انگریزی) ۷۔ ریویو آف ریلیجن (ماہنامہ) ربوہ (انگریزی) ۸۔ لاہور (ہفتہ وار) لاہور۔ ۹۔ روزنامہ الفضل ربوہ (بند ہو گیا ہے۔ ۱۰۔

ب۔ لاہوری جماعت

۱۔ پیغام صلح لاہور۔ ۲۔ دی لائٹ (انگریزی) لاہور

آخر الذکر دونوں رسائل ان کے مدیر کے فوت ہو جانے کے بعد بند ہو گئے ہیں۔ ان کے بقول یہ ان پر ابتلا کا دور ہے اس کے باوجود ان کی مطبوعات اور جرائد کی تحریروں میں جارحیت کا یہ انداز ہے کہ منافرت، دل آزاری اور قانون شکنی کے جرم میں ہر دوسرے تیسرے مہینے کوئی نہ کوئی کتاب یا رسالہ ضبطی کے قانون کی زد میں آجاتا ہے۔

۲۔ ابلاغ عامہ کے دوسرے ذرائع | حکومت پاکستان کی طرف سے ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم قرار دئے جانے کے بعد سے بظاہر ان کی مشنری سرگرمیاں ختم ہو گئی ہیں۔ اور ان کی طرف سے دوسرے ذرائع ابلاغ کا استعمال نظر نہیں آتا۔ لیکن درحقیقت وہ اور ان کی سرگرمیاں زیر زمین چلی گئی ہیں۔ مثلاً

الف۔ "عمومی تبلیغ" اس مقصد کے لئے قادیانی جماعت کے ہاں دو مستقل تربیت یافتہ گروہ ہیں۔

اول۔ ان کے تربیت یافتہ فارغ التحصیل عالم۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ربوہ میں ایک مستقل ادارہ تعلیم الاسلام کالج کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ اس کا اپنا نصاب ہے۔ اس میں عربی زبان تقابل ادیان اور مرزائیت کی خصوصی کتب کی تدریس کے علاوہ مناظرہ کی عملی مشق شامل ہے۔

دوسرے ان کے "واقف زندگی" جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر اپنی پوری زندگی اور اپنی تمام تر توانائیاں جماعت کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔

یہ لوگ شب و روز مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں ایک مرتبہ پروگرام کے مطابق مصروف کار رہتے تھے اب ان کے رابطہ عوام کے "عمومی گشت" بند ہو گئے ہیں اور جارحانہ انداز ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے اپنا طریقۂ واردات

بدل لیا ہے۔ اب وہ عمومی گشت کے بجائے منتخب افراد کو نشانہ بنا کر ان پر اپنی تبلیغی توانائیاں صرف کرتے ہیں۔

ان دو "مستقل" داعی گروہوں "کے علاوہ جماعت کے ہر فرد کو مرزائیت کی ابتدائی تعلیم اور تبلیغی حکمت عملی سے پوری طرح آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک خاص نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد۔ خلیفہ بشیر الدین محمود اور دوسرے مناظرین کی کتب شامل ہیں۔ ہر شہر میں جمعہ کے دن ان کی عبادت گاہوں اور دوسرے مراکز میں ان کتابوں کے امتحان ہوتے ہیں۔ افراد جماعت کو اختیار دیا گیا ہے کہ جب کسی کتاب کی تیاری مکمل کر لیں تو اس کے امتحان میں شریک ہو جائیں۔ کامیاب ہونے پر اس کا اندراج اس ڈائری میں کر دیا جاتا ہے جو ہر قادیانی کی جیب میں ہوتی ہے۔ یہ وہ نصاب ہے جو ہر قادیانی کو عمومی تبلیغ کے لئے پڑھایا جاتا ہے۔

ب۔ یوم تبلیغ۔ غیر مسلم قرار دئے جانے سے قبل قادیانی موسم بہار میں ایک دن بطور خاص یوم تبلیغ مناتے تھے اس دن ان کے "عالم" اور "واقف زندگی" گروہ کے علاوہ ہر فرد سڑکوں پر۔ گلی کوچوں میں۔ پارکوں میں۔ کاروباری اداروں میں حتیٰ کہ سرکاری دفاتر میں بھی اپنے عقائد کا پرچار کرتا تھا۔ افسر اپنے ماتحتوں کو بلا تامل مرزائیت کا پیغام پہنچاتے تھے۔ اب یہ جارحانہ انداز ممکن نہیں رہا تو مطبوعہ لٹریچر اور دعوت کے خطوط لفافوں میں بند کر کے بھیجتے ہیں۔ مقالہ نگار کو ان کی متعدد تحریریں اسی طرح ملی ہیں۔ گذشتہ ہفتے مرزا طاہر محمود امیر جماعت کا ایک پیغام فوٹو سٹیٹ کی صورت میں موصول ہوا ہے۔

ج۔ رابطہ عام کی تقریبات۔ دوسرے متعدد اجتماعات کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی طرف سے ابلاغ عامہ کی دو تقریبات کا ذکر بطور خاص ضروری ہے۔

۱۔ "سالانہ جلسہ ربوہ" قادیانی دسمبر کے آخری ہفتہ میں ایک بین الاقوامی اجتماع منعقد کرتے ہیں اس میں اندرون ملک کے علاوہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے وفد شریک ہوتے ہیں۔ ہر قادیانی اپنے واقف کار مسلمانوں کو خصوصاً قادیانی افسر اپنے ماتحت اور زیر اثر لوگوں کو اس سالانہ جلسہ میں شرکت کی بہ اصرار دعوت دیتے تھے۔ جلسہ بڑے طمطراق سے منعقد ہوتا تھا۔ شرکا اس کا گہرا اثر قبول کرتے تھے۔ خلیفہ مرزا طاہر محمود کے ملک چھوڑ جانے کے بعد اس کی رونقیں سرد پڑ کر رہ گئی ہیں۔

۲۔ "جلسہ یوم مذاہب عالم" قادیانی ہر سال بڑے بڑے شہروں میں اس بے ضرر عنوان سے جلسے منعقد کرتے تھے۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں کو اپنے اپنے مذاہب کے تعارف کی دعوت دیتے تھے۔ لیکن باقاعدہ تیار شدہ کلیدی تقریر ان کے اپنے کسی فاضل کی ہوتی تھی اور یہی ان کا اصل مقصود تھا۔

۴

مسیحی مشنری اور ذرائع ابلاغ | اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مسیحی آبادی ۴۲۶، ۱۳۱۰ ہے۔ اس اعتبار سے مسیحی

پاکستان کی سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ اور دوسری اقلیتوں کے مقابلہ میں تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔ تاہم کل آبادی میں ان کا تناسب صرف ایک اعشاریہ ۶ ۵ فیصد ہے۔

اتنی چھوٹی اقلیت ہونے کے باوجود مسیحی قوم کو اس اعتبار سے اہمیت حاصل ہے کہ ان کا دینی رشتہ سابق ولیان نعمت سے ہے۔ مغربی اقوام اور بعض بیرونی حکومتوں کی سرپرستی انہیں حاصل ہے۔ اس بیرونی سیاسی دباؤ کے علاوہ وہ اپنی مشنری فعال مساعی میں بھی سب سے آگے ہیں۔

۱۔ پاکستان کے سرکاری ذرائع ابلاغ کا استعمال | نظریاتی، اسلامی ریاست پاکستان کے سرکاری ذرائع مسیحی تقریبات اور تہواروں کے مواقع پر ان کے لئے خود ان کے مشنریوں کے مرتب کردہ خصوصی پروگرام نشر کرتے ہیں

(الف) ریڈیو پاکستان لاہور

تہوار	ماہ	دورانیہ	پروگرام کی نوعیت
گڈ فرائی ڈے	اپریل	ایک گھنٹہ	مسیحی علماء کی تقاریر بائبل کے اقتباسات، ڈرامہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ۸۷ء کے ڈرامے کا عنوان تھا۔ "صلیب کا پیغام" یہ ڈرامہ حسب سابق "کرسچن براڈ کاسٹنگ سوسائٹی" نے ترتیب دیا اور پیش کیا۔
ایسٹر	اپریل	ایک گھنٹہ	حسب سابق اس پروگرام میں ڈرامے کا عنوان تھا "طوفان کے بعد"
کرسمس کی شام	۲۴ دسمبر	ایک گھنٹہ	کیتھولک اور پروٹسٹنٹ باہم وقت تقسیم کرکے اپنا اپنا پروگرام مرتب کرکے پیش کرتے ہیں۔
کرسمس ڈے	۲۵ دسمبر	ایک گھنٹہ	کیتھڈرل چرچ سے براہ راست "سروس" نشر ہوتی ہے۔

ریڈیو پاکستان کے دوسرے اسٹیشن بھی کم وبیش اس نوع کے پروگرام نشر کرتے ہیں۔

ب۔ پاکستان ٹیلی ویژن۔ پاکستان ٹیلی ویژن اپنے تمام اسٹیشنوں سے دو پروگرام پیش کرتے ہیں۔

۱۔ ایسٹر ۴۵ منٹ۔ ۲۔ کرسمس تقریباً ایک گھنٹہ۔

ان پروگراموں کی نوعیت بھی ریڈیو پاکستان کے انداز پر ہوتی ہے۔ یعنی کسی مسیحی عالم کی تقریر۔ بائبل سے اقتباس۔ ڈرامہ اور دعا۔

۱۹۸۷ء کے ڈرامے کا عنوان تھا "پہچان" (کس کی؟ خود سوچ لیجئے)

۲۔ صلیب بردار جلوس | مسیحی تقاریب پر سرکاری ذرائع ابلاغ کے استعمال کے علاوہ کرسمس کی رات میں ایک صلیب بردار جلوس نکالتے ہیں۔ جو اپنی ہیئت اور شرکاء کے اعتبار سے ایک خاص تاثر کا حامل ہوتا ہے۔

۳۔ مسیحی مشنری جرائد | مسیحی مشنری ذرائع ابلاغ عامہ میں ان کے جرائد کا ایک اہم کردار ہے۔ ایک عنصر سی اقلیت کے جرائد کی تعداد اور ان کی ظاہری حسن و ترتیب کا اہتمام ہم سب کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ کاش یہ ممکن ہوتا کہ راقم ان کے نمونے پیش کر سکتا۔ تاہم ایک رسالہ کی دو اشاعتوں کا خاکہ بطور ضمیمہ مقالہ میں شامل ہے۔

الف۔ ہفتہ وار۔ ۱۔ کرسچن وائس، کراچی (ب) پندرہ روزہ۔ ۱۔ شاداب۔ لاہور۔ ۲۔ کاتھولک نقیب۔ لاہور۔ ۳۔ شعاع نور۔ لاہور۔ ج۔ دو ماہیہ۔ ۱۔ نیوز بلیٹن (انگریزی) لاہور۔ ۲۔ جفاکش۔ کراچی (د) سہ ماہی۔ ۱۔ ہوم لیگ۔ لاہور (ھ) ماہنامے۔ ۱۔ ڈایوسس میگزین (انگریزی) لاہور۔ ۲۔ اخوت۔ لاہور۔ ۳۔ قاصد جدید لاہور۔ ۴۔ صحت لاہور۔ ۵۔ سالویشن آرمی لاہور۔ ۶۔ چھوٹا سپاہی لاہور۔ ۷۔ نعرہ جنگ لاہور۔ ۸۔ ملاپ کراچی۔ ۹۔ بشیر النسواں راولپنڈی۔ ۱۰۔ طلوع فکر (اردو، پشتو) پشاور۔ ۱۱۔ کلام حق گوجرانوالہ

(ز) مندرجہ ذیل ماہ نامے باقاعدگی سے شائع نہیں ہوتے۔

لاہور سے۔ مسیحی نوجوان۔ آزاد وطن۔ مستقبل۔ ہیلتھ (انگریزی) مسیحی بچہ۔ گوجرانوالہ سے۔ مسیحی خادم۔ سیالکوٹ سے۔ خزینۃ الجواہر کلب۔ ملتان سے۔ ہمارا ڈاکٹر۔ راولپنڈی سے۔ المشیر۔ اچھا چرواہا۔

۴۔ ابلاغ عامہ کا مؤثر ترین ذریعہ | الف۔ بائبل خط و کتابت سکول۔ بالعموم ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات، رسائل کو ذرائع ابلاغ میں شمار کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ذرائع تشہیر ہیں۔ لیکن ڈھونڈنے والے اپنا پیغام دور و نزدیک پہنچانے کے لئے ہر دم نئی راہوں کی جستجو میں رہتے ہیں۔

حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اقصائے عالم کے لئے اور قیامت تک کے لئے ہادی بن کر مبعوث ہوئے تھے اور ابھی اس دور میں آج کے ابلاغ عامہ کے معروف ذرائع موجود نہ تھے آپ نے اپنے قاصدوں کے ذریعہ دور و نزدیک کے حکمرانوں، سرداروں، بادشاہوں اور شہنشاؤں کو دعوت حق کے مکتوبات شریفہ ارسال فرمائے۔ ہم تو یہ مؤثر نبوی ذرائع ابلاغ بھول گئے لیکن مسیحی مشنری ہمارے چھوٹوں بڑوں تک اس ذریعہ سے پیغام مسیح پہنچا رہے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بائبل اور اس کی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے کے لئے ایک دو نہیں پندرہ بائبل خط و کتابت سکول قائم ہیں۔ جو کسی قیمت کسی فیس یا چندے کے بغیر بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں بائبل کے اسباق تقسیم کر رہے ہیں۔ بائبل خط و کتابت سکول لاہور میں ۶۔ ملتان، فیصل آباد، ایبٹ آباد، شکار پور (سندھ) لاڑکانہ۔ خیر پور (سندھ) اور ڈیرہ غازی خان میں ایک ایک اور کراچی میں دو موجود ہیں

(یہاں اس تلخ حقیقت کی طرف اشارہ بے محل نہ ہوگا کہ ہمارے صرف دو ایسے سکول مصروف عمل ہیں۔ ایک قرآن کریم کی تعلیمات دس دس اسباق پر مشتمل سات کورسز کی صورت میں۔ دوسرا تفسیر قرآن خطبات جمعہ کی صورت میں تقسیم

کر رہا ہے۔ [۱]

ب۔ بائبل خط و کتابت کورسز | راقم الحروف کی ذاتی معلومات کی حد تک اس وقت ملک عزیز میں اردو زبان میں ۲۴، اور انگریزی زبان میں ۵۲ کورسز جاری ہیں۔ (ان میں سے دو صرف مسیحی افراد کے لئے ہیں ان کے مشمولات اس انداز کے ہیں کہ مسلمانوں کو مطالعہ کے لئے نہیں دئے جاتے)

ان اردو، انگریزی زبان کے کورسز کے اسباق کی تعداد ۱۳۱۴ ہے۔ جو سات ہزار سے زیادہ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ مسیحی لٹریچر اس قدر وسیع مطالعہ کرنے کے بعد مسلمان طلبا و طالبات کے قلوب و اذہان جس قدر متاثر ہوتے ہوں گے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس ذریعہ ابلاغ کا ہدف بڑوں سے زیادہ نوجوان اور سکول کالجوں کے ہونہار طلبا خصوصاً ذوقِ مطالعہ رکھنے والے بیکار نوجوان ہوتے ہیں۔ (کورسز کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ ۶، ۷)

یہ وہ سلسلہ ہائے اسباق ہیں جو وہ بندہ حاصل کر سکا ہے۔ جس کے وسائل محدود ہیں۔ مزید کورس کس قدر ہوں گے اللہ بہتر جانتا ہے ملحوظ خاطر رہے کہ ان میں سے بیشتر کورس امریکہ۔ کینیڈا اور برطانیہ سے چھپ کر آرہے ہیں اور ایک سلسلہ اسباق "صدائے شہداء" کے زیر عنوان فورنیا (امریکہ) سے آرہا ہے۔ ان کورسز کے اعلانات تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ملک کے معروف کثیر الاشاعت جرائد میں پہلے صفحہ پر چوکھٹے میں نمایاں طور پر شائع ہوتے رہتے ہیں نمونہ ملاحظہ ہو۔

> انبیاء کے حالات گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت حاصل کریں۔ پوسٹ بکس نمبر لاہور۔ ملتان۔ کراچی

اردو، انگریزی زبانوں کے ان سلسلہ ہائے اسباق کی فہرستیں بطور ضمیمہ منسلک ہیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ بیشتر کے نام اس قدر دلفریب، معصومانہ حد تک بے ضرر، بلکہ عین اسلامی ہیں۔ ان میں کسی مسلمان کے دل میں دلچسپی پیدا ہو جانا، اور ان کے مطالعہ سے اپنے دین سے برگشتہ ہو جانا ناممکن نہیں۔

۵۔ بائبل کی تقسیم | پیغام مسیح ہر فرد تک پہنچانے کے لئے نوجوان مسیحی لڑکوں اور لڑکیوں کے ذریعے گھر گھر، گلی کوچوں میں۔ بازاروں میں اور چوراہوں میں بائبل کی برائے نام قیمت پر فروخت اور مفت تقسیم ایک معمول کی بات ہے۔ ۱۹۸۵ء میں امریکہ سے "زندہ کلام" کے نام سے انجیل کا اردو ترجمہ ہمارے ہر ٹیلیفون ہولڈر کو بذریعہ ڈاک براہ راست وصول

---

[۱] جن دو اداروں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان میں سے ایک ادارہ تعلیم القرآن ہے جو حافظ نذر احمد صاحب کی زیر نگرانی خط و کتابت کے ذریعہ دعوت و ارشاد کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ دوسرا ادارہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سے منسلک "دعوت اکیڈمی" ہے۔

ہوا۔ بندہ کے نام پر دو ٹیلیفون ہیں۔ لہذا دو نسخے پہنچے۔

۶۔ ابلاغ عامہ کے دوسرے مشنری ذرائع | الف۔ بائبل کارسپانڈنس کلب

عام قارئین کے علاوہ بائبل خط وکتابت کورسز کے طلباء کے لئے کارسپانڈنس کلب قائم ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ چھپے ہوئے اسباق پر بات ختم نہ ہو جائے بلکہ ان کے بعد بھی اور ان کے علاوہ بھی طلباء سے ذاتی قسم کا رابطہ پیدا ہو۔ ظاہر ہے طلباء میں غالب تعداد مسلمان بچوں اور بچیوں کی ہوتی ہے

ب۔ کلب میگزین اور خبرنامہ | اس میں مسیحی مشنریوں کے مضامین، مشنری خبریں۔ اعلانات و اطلاعات کے علاوہ خالص بائبل کے عنوانات پر مسلمان طلبا و طالبات سے مضامین لکھائے جاتے ہیں۔ انہیں حوصلہ افزائی کے انعامات بصورت کتب دئے جاتے ہیں۔ انجیل پر مبنی معمے بھی جاری کئے جاتے ہیں۔

ج۔ ملاقات باہمی کے اجتماع | وقفہ وقفہ سے مشن سکول۔ کالجوں میں کلب کے ممبران مل بیٹھنے کے عنوان سے مدعو کئے جاتے ہیں۔ انہیں ہلکے پھلکے مشروبات پیش کئے جاتے ہیں۔ اور مسلمان طلبا کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ موجود مسیحی علماء سے تبادلہ خیالات کریں۔ اپنے شکوک کا ازالہ کرائیں۔ اور سوال وجواب سے اپنے علم میں اضافہ کریں۔

د۔ مبارک کیمپ مری | گذشتہ دس بارہ سال سے ہر موسم گرما میں مری کے پُر فضا پہاڑی مقام پر طلباء و طالبات کے کیمپ لگتے ہیں۔ اس مسیحی عمارت کا نام ہی "کیمپ مبارک" رکھا گیا ہے۔

گذشتہ موسم گرما کے چار مہینوں کے دوران یہاں یکے بعد دیگرے سولہ کیمپ لگے۔ اس کے اپنے بلٹن کے مطابق ان کی اجمالی فہرست یہ ہے۔

چھوٹے لڑکوں کا کیمپ	استادوں کا کیمپ
چھوٹی لڑکیوں کا کیمپ	متعدد فیملی کیمپ
نوجوان لڑکوں کا کیمپ	مزدور پیشہ لوگوں کا کیمپ
نوجوان لڑکیوں کا کیمپ	مسیحی علماء کا کیمپ
بڑے لوگوں کا کیمپ	متلاشیان حق کا کیمپ
بڑی عورتوں کا کیمپ	خط وکتابت سکولوں کے طلبا کا کیمپ

مؤخر الذکر دو کیمپ خاص طور پر قابل غور ہیں ان میں غالب تعداد مسلمان نوجوانوں کی ہوتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال ۸۶ء میں مسلمان طلبا ۱۵، مسیحی ۶۰ اور ۱۹ نابینا ان کے علاوہ ۵ تھے۔ آٹھ دن کے لئے انہیں دعوت دی جاتی ہے۔ کہ اپنی بائبل ساتھ لائیں اور عملی مسیحی زندگی کا مشاہدہ کریں۔ اس گرانی کے دور میں آٹھ دن کے قیام۔ دو وقت کا کھانا۔ ناشتہ اور چار بار چائے کے کل اخراجات صرف ساٹھ روپیہ۔ اور رجسٹریشن فیس برائے نام بیس روپیہ وصول کی جاتی ہے۔ سندھی اور بلوچستانی

طلبا سے کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

کیمپ کے اساتذہ میں ملک کے چوٹی کے مشنری شامل ہوتے ہیں۔ یہاں پر سلسلۂ درس وتدریس، سوال وجوابات کی مجالس اور دوسری تقریبات سے شرکا کے قلوب واذہان پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہوں گے۔ ان کے لئے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

ہماری وزارت امور مذہبی۔ ہمارے علما۔ ہمارے دینی ادارے اور ملت کے حساس باشعور افراد اپنے فرائض کا احساس آخر کب کریں گے؟

۷۔ سمعی وبصری معاونات | (الف) ویڈیو کیسٹ اور فلمیں

ملک عزیز میں مسیحی تعلیمات پر مشتمل مختصر ولفریب فلمیں اور سامعہ نواز وڈیو کیسٹ کثیر تعداد میں آرہے ہیں۔ مجھ جیسے گمنام فرد کے پاس درجنوں کی تعداد میں بے طلب اور بلاقیمت پہنچ چکی ہیں۔

۸۔ ریڈیو سیشلز | پاکستانی سرحدات سے کچھ دور سیشلز جزیرے میں ایک بڑی طاقت کا ریڈیو ٹرانسمیٹر نصب ہے۔ یہاں سے دن میں ۵ گھنٹے مسلسل پانچ پاکستانی قومی اور علاقائی زبانوں میں بائبل کی تعلیمات نشر ہورہی ہیں۔

ریڈیو سیشلز کا علاقائی دفتر ہمارے وفاقی دارالحکومت میں قائم ہے (اس کا ایک خبرنامہ بطور ضمیمہ نمبر ۹ منسلک ہے)

"فاعتبروا یا اولی الابصار"

حرف آخر | مسیحی مشنری مساعی اور ان کے ذرائع ابلاغ کا استعمال رائیگاں نہیں گیا۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی مردم شماری ۱۹۵۱ء میں ہوئی۔ اس وقت مسیحی آبادی ۴۳۴۰۰۰ تھی۔ ۱۹۸۱ء کی آخری مردم شماری کے وقت یعنی ۳۰ سال کی مدت میں ان کی تعداد ۱۳۱۰۴۲۶ تک پہنچ گئی۔ یعنی ۲۰۲ فیصد کے قریب اضافہ ہوگیا۔ جب کہ مسلمان آبادی میں اضافہ صرف ۱۴۹ فی صد ہوا

کسی ملک کی آبادی میں اضافہ کے اسباب تین ہوتے ہیں۔ نقل آبادی، کثرت تولید۔ یا قبول مذہب یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ان چالیس سالوں میں کوئی نقل آبادی نہیں ہوئی۔ تعدد ازدواج مسلمانوں میں ہے مسیحی قوم میں نہیں۔ لہذا اس ذریعہ سے بھی مسیحی آبادی میں اضافہ نہیں ہوا۔ لہذا قبول مذہب کے سوا ان کی تعداد میں اضافہ کا اور کوئی سبب نہیں ہوسکتا۔

وہ کتاب جسے خود کتاب حیات ہونے کا دعویٰ نہیں۔ جس کے مندرجات کو خود اس کے ماننے والے از اول تا آخر وحی الٰہی نہیں کہتے جس کے بعض حصے وہ خود اپنے بچوں اور خواتین کو باآواز بلند پڑھ کر نہیں سنا سکتے۔ اس کے لئے وہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ جس کا صرف ایک پہلو، اور اس کی ہلکی سی جھلک آپ کے سامنے آئی ہے۔ اس کے مقابل اللہ رب العزت کی آخری کتاب "کتاب ہدیٰ" ہے۔ کتاب حیات ہے۔ ذکر للعالمین ہے۔ ہدی للعالمین ہے۔ اس پر ایمان رکھنے والے کیا کررہے ہیں؟ وہ پوری سنجیدگی اور کامل یقین کے ساتھ اپنے فرائض کی بجا آوری کے لئے کب آمادہ کار ہوں گے؟